باکس 5: پاکستان میں ترقیاتی مالی اداروں کی مختصر تاریخ

ترقی پذیر معیشتوں میں ترقیاتی مالی اداروں نے اقتصادی ترقی کے ابتدائی مراحل میں صنعت کاری امور کو تیز کرنے میں مفید کردار کیا ہے۔[180] علاوہ ازیں، ترقیاتی مالی ادارے ملکی منڈی میں بین الاقوامی تجربہ لائے ہیں جو موجودہ مالی خدمات کے تنوع میں شامل ہوگیا ہے۔ ایک عرصے سے ترقیاتی مالی ادارے مالی سرگرمیوں میں قدم رکھ چکے ہیں، جیسے کارپوریٹ فنانسنگ، اجارہ، ٹریڈ فنانسنگ، نومالکاری، ایس ایم ای مالکاری، اور مکاناتی مالکاری بینکوں کے ساتھ براہِ راست مسابقت کر رہے ہیں۔ اقتصادی ترقی کی جانب لے جانے کی بجائے پاکستان میں ترقیاتی مالی اداروں کی کارکردگی پست رہی ہے۔

ترقیاتی مالی اداروں کی تاریخ---

عالمی بینک کے ایک اقدام کے طور پر دنیا بھر میں ترقیاتی مالی ادارے 50 اور 60 کے عشروں میں قائم کیے گئے۔[181] ترقیاتی مالی اداروں کے قیام کا مقصد یہ تھا کہ وہ سرکاری شعبے کے اداروں کے ذریعے طویل مدتی قرضے مہیا کرکے صنعت کاری کے امور میں ترقی پذیر ممالک کی معاونت کریں۔ پاکستان میں قومیائے جانے سے پہلے ترقیاتی مالی اداروں نے صنعتی اساس کے قیام میں پیش رو کا کردار ادا کیا تھا۔ پی آئی سی آئی سی، پی آئی ڈی سی، اور پی آئی ایف سی ان میں شامل ہیں۔ تاہم قومیائے جانے کے بعد سرکاری شعبے کے خسارے کے حامل اداروں کی مالکاری کرنے سے ترقیاتی مالی اداروں کو نقصان اٹھانا پڑا۔

دنیا بھر میں عالمی بینک کے فلسفے میں تبدیلی آئی اور منصوبے پر مبنی قرض گاری کی بجائے پروگرام پر مبنی مالکاری نے قرض کی راہوں کو مختصر کردیا جس سے ترقیاتی مالی اداروں کی مالی حالت مزید دگرگوں ہوگئی۔

ترقیاتی مالی اداروں کی ناکامی میں یہ وجوہات بھی شامل ہیں، سرکاری شعبے کا مضبوط عمل دخل، سیاسی مداخلت، قرض کے پست معیارات، غیر فعال قرضے، اور مارکیٹ سے قرضے حاصل کرنے میں ناکامی۔[182] اس خطے میں اپنا وجود قائم رکھنے والے ترقیاتی مالی ادارے وہ تھے جنھوں نے منڈی کے تحرکات کے ساتھ تسویہ کیا، اپنی آمدنی کے دھارے کو تقویت دینے کے لیے اپنی مالی سرگرمیوں کو متنوع بنایا، کارپوریٹ نظم ونسق کے فریم ورک کا نفاذ کیا اور ثانوی بازار کے ذریعے طویل مدتی قرضے حاصل کیے۔

اصلاحات کے بعد---

قومیانے کا تجربہ مالی خدمات کے بہاؤ کو نچلی سطح تک لے جانے کے مطلوبہ نتائج حاصل کرنے میں ناکام ہوگیا (ایضاً)۔ حکومت نے مالی اصلاحات، ساختی تسویے اور نجکاری کا فیصلہ کیا۔ اصلاحات کے دوران بعض ترقیاتی مالی ادارے بند ہوگئے اور بعض کو بھاری خسارے سے گزرنا پڑا یہاں تک کہ وہ بند ہونے کے قریب آگئے تاہم حکومت نے مناسب مالی اعانت کے ذریعے انھیں بچایا۔ بہر حال نجکاری کے بعد عالمی بینکاری ماڈل کے مطابق نجی شعبے کے بینک قائم کیے گئے جنھوں نے مالی خدمات بڑھانے میں مثبت کردار ادا کیا۔ اسی دوران، ترقیاتی مالی ادارے بھی اپنے مالی خساروں اور طویل مدتی قرضے کی راہداریوں کی عدم موجودگی کے باوجود جدوجہد کرتے رہے، لیکن وہ روزافزوں بینکاری شعبے کی سی رفتار نہ اپنا سکے۔

فی الوقت ترقیاتی مالی اداروں کی ساخت

اس وقت 9 ترقیاتی مالی ادارے ہیں جن میں سے 7 دوطرفہ تعاون، ایک ترقیاتی مالی ادارہ مکمل طور پر سرکاری ملکیت اور ایک ترقیاتی مالی ادارہ نجی و سرکاری شراکت کے ساتھ قائم کیا گیا ہے۔ صنعتی شعبے کو قرضے فراہم کرنے، منصوبوں کی مالکاری میں توسیع اور دوطرفہ تجارت میں مدد کے ذریعے اقتصادی ترقی میں معاونت ان کے قیام کا مقصد تھا۔ تاہم فنڈنگ کی رکاوٹوں سمیت بعض وجوہات کی بنا پر مطلوبہ شعبوں میں ان کی شراکت محدود ہے۔

[180] یاسین انور، 2011ء "پاکستانی معیشت میں مالی اداروں اور سرمایہ منڈیوں کا کردار"، تقریر، پی اے ایف ایئر وار کالج، کراچی، بتاریخ: 21 دسمبر 2011ء۔

[181] مارٹینز جے (2017ء)۔ نئے ملینیم میں ترقیاتی مالی اداروں کا کردار۔ (بلاگ) ورلڈ بینک گروپ۔ دستیاب ہے: http://blogs.worldbank.org/eastasiapacific/the-role-of-development-financial-institutions-in-the-new-millennium [Accessed 5 Mar. 2019].

[182] فاروقی ایس (2015ء)۔ صنعتی نمو اور تبدیلی میں ترقیاتی مالی اداروں کا کردار: کیوں مشرقی ایشیائی ممالک کامیاب ہوگئے اور پاکستان کامیاب نہیں ہوا۔ لاہور جرنل آف اکنامکس، (20)، صفحہ 13 تا 33